سوال

(4) کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بھی ذبیح تھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض خطباء کا کہنا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤاجداد میں دو ذبیح ہیں۔ ایک حضرت اسماعیل علیہ السلام اور دوسرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ۔

دوسرے مبینہ ذبیح کے بارے میں عبدالمطلب کا نذرو نیاز والا طویل واقعہ بیان کرتے ہیں اس کی تحقیق درکار ہے۔ (محمد صدیق تلیاں، سمندر کٹھہ ایبٹ آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں صحابہ وتابعین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کے درمیان اختلاف تھا کہ ذبیح کون ہیں: اسماعیل یا اسحاق علیہ السلام؟ لیکن راجح یہی ہے کہ ذبیح سے مراد سیدنا اسماعیل علیہ السلام ہیں نہ کہ سیدنا اسحاق علیہ السلام۔

جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"ہواسماعیل" وہ اسماعیل ہیں۔ (تفسیر بن جریر نسخہ محققہ 9/518 ح29579 وسندہ صحیح وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین 2/555 ح4038 ووافقہ الذہبی)

امام عامر بن شراحیل الشعبی رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) نے فرمایا: وہ اسماعیل ہیں اور مینڈھے کے دونوں سینگ کعبے میں لٹکے ہوئے تھے۔ (تفسیر ابن جریر 9/519 ح2957 وسندہ صحیح)

تفصیل کے لیے دیکھئے تفسیر ابن کثیر (5/350۔351 الصافات: 101)

مسند احمد میں ہے کہ جب اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کے لیے لٹایا گیا تو انھوں نے سفید قمیص پہن رکھی تھی۔ (ج1 ص297 ح2707 وسندہ صحیح)

اس حدیث کے راوی ابو عاصم الغنوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ثقہ" (کتاب الجرح والتعدیل 9/414 وسندہ صحیح)

اس زبردست توثیق کے بعدان پر کوئی جرح ثابت نہیں، لہذاامام ابوحاتم الرازی کا انھیں نہ پہچاننا یااُن کانام معلوم نہ ہونا کوئی مضر نہیں ہے۔

محمد بن کعب بن سُلیم القرظی (ثقہ تابعی) رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح قراردیا۔ (دیکھئے المستدرک 2/555 ح 4039 وسندہ حسن)

تورات سے یہ ثابت ہے کہ جب اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے توابراہیم علیہ السلام چھیاسی (86) سال کے تھے۔ (پیدائش 16:16)

اورجب اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے توابراہیم علیہ السلام سو(100) سال کے تھے۔ (تورات/پیدائش 21:5)

ثابت ہواکہ اسماعیل علیہ السلام اکلوتے بیٹھے تھے اور موجودہ محرف تورات سے یہ بھی ثابت ہواکہ ابراہیم علیہ السلام کو اکلوتے بیٹے کی قربانی کا حکم دیا گیا تھا۔ (پیدائش 22:15-16)

کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أنا ابن الذبيحين" "میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں"

لیکن اس روایت کی کوئی سند اور اصل نہیں ہے۔ (دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی: 331)

ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ کے بارے میں آیا ہے کہ:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے جب چاہ زمزم کھودا تونذر مانی تھی کہ اگر یہ کام آسانی سے پورا ہو گیا تو میں اپنے ایک لڑکے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح کروں گا۔ جب کام ہوگیا اور قرعہ اندازی کی گئی کہ کس بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کریں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ کا نام نکلا۔ ان کے ننھیال والوں نے کہاکہ آپ ان کی طرف سے ایک سو اونٹ اللہ کی راہ میں ذبح کردیں، چنانچہ وہ ذبح کردیے گئے۔"

(تفسیر ابن کثیر مترجم 4/442 المستدرک للحاکم 2/554 ح 4036)

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس میں عبداللہ بن سعید الصنابحی مجہول راوی ہے۔ (دیکھئے میزان الاعتدال 2/428 رقم 4348)

اورحافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اسنادہ واہ" اس کی سند سخت کمزور ہے۔ (تلخیص المستدرک 2/554)

مختصر یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے بارے میں ذبیح ہونے والی روایت ثابت نہیں بلکہ ضعیف ہے۔ (20 نومبر 2010ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 3۔ توحید وسنت کے مسائل- صفحہ 20